روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ بدھ، 27 دسمبر، 2017ء

بزنس

پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ صرف 1.6 ارب ڈالر رہ گئی

چابہار سے افغان تجارت کی بھارتی پلاننگ کے باعث ٹرانزٹ ٹریڈ مزید گرنے کا خدشہ

پاک افغان جوائنٹ چیمبر نے ٹرانزٹ ٹریڈ کو بھی سی پیک میں شامل کرنے کا مطالبہ کردیا

کراچی (رپورٹ / احتشام مفتی) پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے تحت رواں سال باہمی تجارت مزید گھٹ کر 1.6 ارب ڈالر تک محدود ہوگئی جبکہ بھارت کی جانب سے افغان تاجروں کے لیے چابہار بندرگاہ کے ذریعے ترغیبات کے ساتھ بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے نتیجے میں ٹرانزٹ ٹریڈ میں مزید کمی کا خدشہ ہے۔ افغانستان کے ساتھ تجارت کرنے والے پاکستانی اور افغانی تاجروں کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان باہمی تجارت کے عمل میں ہر سطح پر مسائل بڑھ گئے ہیں جبکہ چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے میں چمن اور طورخم سرحدوں کے ذریعے ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولتوں میں اضافے کے مواقع سے متعلق بھی دونوں ممالک کے تاجر ابہام کا شکار ہیں۔ دوسری جانب سے پاک افغان جوائنٹ چیمبر آف کامرس کے صدر جنید اسماعیل ماکڈا نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اگر پاکستان اور افغانستان کی حکومتیں سیاسی مسائل کو باہمی تجارت سے الگ کردیں اور مختلف سطح پر رکاوٹیں ختم کردیں تو پاک افغان تجارت کا حجم نہ صرف 7.5 ارب ڈالر کی سطح تک پہنچ سکتا ہے بلکہ ایک لاکھ پاکستانیوں کے لیے براہ راست اور بالواسطہ طور پر روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوسکتے ہیں جبکہ پاکستان کے تجارتی خسارے پر فوری طور پر قابو پایا جاسکتا ہے کیونکہ پاکستان اور افغانستان 21 جنوری 2016 کو اقوام متحدہ میں کنونشن آن انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ آف گڈز انڈر کور آف ٹی آئی آر کارنیٹس (ٹی آئی آر کنونشن) پر دستخط کرچکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پاک افغان چیمبر کے علاوہ پاکستانی اور افغانی تاجر تاحال سی پیک منصوبے کے تحت افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کی سہولتوں سے ناواقف ہیں حالانکہ سی پیک منصوبے کے ذریعے پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے لیے سہولتوں میں اضافہ کرکے پاکستان کو افغانستان کے توسط سے وسط ایشیا کی تمام ریاستوں تک آسان رسائی مل سکتی ہے، پاک افغان جوائنٹ چیمبر کا موقف ہے کہ جون 2012 سے شروع ہونے والے افغان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ ایگریمنٹ کے تحت ٹرانزٹ کاروبار کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھا جائے کیونکہ اس طے شدہ معاہدے میں ایگریمنٹ ختم ہونے کی کوئی مدت یا تاریخ متعین نہیں کی گئی تھی لہٰذا اس معاہدے کی کسی تجدید کے بغیر دونوں ممالک کے درمیان باہمی تجارت جاری ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ افغانستان پاکستان ٹرانزٹ ٹریڈ کوآرڈینیشن اتھارٹی کے توسط سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی سرگرمیوں کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کیا جائے، کسٹمز قوانین آسان بنائے جائیں، سرحدوں کے ذریعے ٹرانزٹ کارگو کی آمدورفت کو سہل بنایا جائے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سال 2009 سے 2012 کے دوران پاکستان اور افغانستان کے درمیان باہمی تجارت میں 46 فیصد کی کمی ہوئی تھی لیکن جون 2012 میں اے پی ٹی ٹی کے نئے معاہدے پر عملدرآمد سے سال 15-2014 کے وسط تک پاک افغان تجارت کا حجم 65 فیصد بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر سے تجاوز کرچکا تھا لیکن اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سیاسی کشیدگی اور غیرموافق حالات سے بھارت نے افغان مارکیٹ میں اپنا عمل دخل بڑھاتے ہوئے چابہار بندرگاہ کے ذریعے افغانی تاجروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچانے کی منصوبہ بندی کی جس کے نتیجے میں سال 2017 میں پاک افغان تجارت کا حجم دوبارہ تنزلی کا شکار ہوگیا اور اب باہمی تجارت کا حجم گھٹ کر 1.6 ارب ڈالر رہ گیا ہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے پاک افغان تجارت کے حجم میں مزید کمی کا خدشہ ہے۔ جنید اسماعیل ماکڈا نے کہا کہ 2 روز قبل ہی پاک افغانستان سیاسی کشیدگی کم کرنے، تجارت بڑھانے، سیکیورٹی آپشنز اور کاؤنٹر ٹیرارزم سے متعلق پاکستان چین اور افغانستان کے وزرائے خارجہ کا سہ فریقی ڈائیلاگ ہوا جس کا پاک افغان جوائنٹ چیمبر خیرمقدم کرتے ہوئے اپنی جانب سے بھی خدمات فراہم کرنے کی پیشکش کرتا ہے۔ انہوں نے حکومت پر واضح کیا کہ پاک افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کو اگر سی پیک منصوبے میں شامل کرتے ہوئے سہولتیں بڑھائی جائیں تو پاک افغان تجارت 7.5 ارب ڈالر سے بھی زیادہ رہنے کا پوٹینشل موجود ہے جبکہ دونوں ممالک کی عوام کو نہ صرف روزگار کے نئے وسیع مواقع میسر آسکتے ہیں بلکہ پاکستان کو افغانستان کے راستے وسط ایشیا کی تمام ریاستوں تک سہل رسائی مل سکتی ہے۔

Pakistan Afghanistan Joint Chamber of Commerce & Industry ★